425

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

خطبہ نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ۱۵
ششماہی ۔ ۸
سہ ماہی ۔ ۴
بیرون ہند سالانہ ۲۱

ایک نمبر کی قیمت ۱

تار کا پتہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۷ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کیلئے جوش میں لاؤ کہ یہی جوش دکھانیکے دن ہیں

"اے مردمان دین کوشش کرو۔ کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔ اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ۔ کہ یہی جوش دکھانے کے دن ہیں۔ اب تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے۔ سو جاگو اور اٹھو۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ۔ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہیں۔ اس سے مت غمگین ہو۔ کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔ تم اپنا اسلام خدا تعالیٰ کو دکھلاؤ۔ اور اتنے جھکو۔ کہ بس فدا ہی ہو جاؤ۔" ۔

دوستاں خود را نثار حضرت جاناں کنید ‏‏‏‏ ‏‏‏‏‏ در رہ آں یار جانی جان و دل قرباں کنید
آں دلِ خوش باش را کاندر جہاں جویند خوشی ‏‏‏‏‏ از پئے دین محمد کلبۂ احزاں کنید
از تنعّمہا بروں آئید اے مردان حق ‏‏‏‏‏ خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنید"

(ازالہ اوہام)

حصول علم کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

"علم دین کے لئے سفر کرنے کے بارے میں صرف اجازت ہی نہیں۔ بلکہ قرآن اور شارع علیہ السلام نے اسکو فرض ٹھہرا دیا ہے۔ جس کا عمداً تارک مرتکب کبیرہ۔ اور عمداً انکار پر اصرار بعض صورتوں میں کفر ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں۔ کہ نہایت تاکید سے فرمایا گیا ہے کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ اور فرمایا گیا ہے۔ کہ اطلبوا العلم ولو کان فی الصین۔ یعنے علم طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور علم کو طلب کرو۔ اگرچہ چین میں جانا پڑے...... صحیح بخاری کا صفحہ ۱۶ کھول کر دیکھو۔ کہ سفر طلب علم کے لئے کس قدر بشارت دی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ من سلک طریقًا یطلب بہ علمًا سھل اللہ لہ طریق الجنۃ۔ یعنے جو شخص طلب علم کے لئے سفر کرے۔ اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اس پر آسان کر دیتا ہے۔"

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ب وج

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج ساڑھے گیارہ بجے صبح سندھ تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور انچارج صاحب تحریک جدید ہیں ۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال بھی آج سندھ روانہ ہو گئے ہیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو بیماری کی تکلیف بدستور ہے۔ بلکہ گزشتہ دو دن بخار زیادہ رہا۔ البتہ درد میں کسی قدر کمی ہے۔ رسول لیڈی ڈاکٹر بٹالہ کو بھی بلا کر دکھایا گیا۔ مگر ہنوز بیماری کی تخفیف کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کریں ۔

آج بعد نماز مغرب ماسٹر علی محمد صاحب پریذیڈنٹ محلہ دارالفضل نے مسجد محلہ میں لیکچر کے ذریعہ احباب کو غربا کی بہتری کے لئے آٹا جمع کرنے میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کرنے اور جوبلی فنڈ کے چندوں کی جلد ادائیگی کی تلقین کی ۔

ملک معظم اور ملکہ معظمہ کو امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا تار

اور

اس کا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ اور کینیڈا کے دورہ پر ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی روانگی سے قبل مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے ان کی خدمت میں ایک تار ارسال کیا۔ جس کا ترجمہ معہ جواب درج ذیل ہے۔

تار

۶ مئی ۱۹۳۹ء مسجد احمدیہ لنڈن پٹنی

ڈیر میجسٹیز دی کنگ جارج اور کوئین الزبتھ ایمپریس آف آسٹریلیا پورٹسماؤتھ برطانیہ کی جماعت یور میجسٹیز کے بسلامت سفر اور واپسی کی خواہاں ہے۔

شمس امام مسجد لنڈن

جواب

بکنگھم پیلس

شمس امام مسجد لنڈن پٹنی

بادشاہ اور ملکہ کو پورٹسماؤتھ سے روانگی سے پیشتر آپ کا پیغام وصول ہوگیا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اس میں مندرجہ نیک خواہشات کے لئے آپ کا دلی شکریہ ادا کردں۔

الیگزنڈر ہارڈنگ

جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سامانہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ مئی کو ہوگا۔ مرکز سے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی ابوالعطاء صاحب گیانی عباداللہ صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل آرہے ہیں۔ گرد و نواح کی جماعتوں سے استدعا ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہوکر رونق بڑھائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ نے مولوی محبوب عالم صاحب خالدبی۔ اے آنرز کو مہتمم شعبہ خدمت خلق اور مولوی نورالحق صاحب مجاہد تحریک جدید کو مہتمم تعلیم ناخواندگان مقرر کیا ہے۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

انجمن ہائے ضلع ڈیرہ غازیخاں کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

نظارت بیت المال کی طرف سے اخوند محمد اکبر خان صاحب کو ضلع ڈیرہ غازیخاں کی انجمنوں کے لئے بطور نمائندہ مقرر کرکے بھیجا جارہا ہے۔ اخوند صاحب موصوف جوبلی فنڈ اور دیگر چندوں کے متعلق نگرانی اور پڑتال فرمائیں گے۔ اور چندوں کے متعلق تحریک و پروپیگنڈا بھی کریں گے۔ امید ہے احباب اور عہدیداران جماعت ہائے مقامی ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

200	Kart Garoet Java	209	H. Nawoui Garoet Java
201	Enah " "	210	Sariah "
202	Musnah " "	211	R. Otto "
203	Not " "	212	Amat "
204	Alhaj Moh Yakya "	213	Nji Moerli "
205	Karta S/o Noer yasih "	214	M. Tahir "
206	Hatimah "	215	Wari "
207	Hasan "	216	Nji Moer Sahibah Garoet Java
208	Onoh Garoet Java.		

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مبارک خواہش

کو

پورا کرنے کا تہیہ

یعنی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے لئے دس ہزار خریدار فراہم کرنے کی مہم

جس وقت میں نے خدا تعالےٰ کا نام لے کر یہ مہم شروع کی اس وقت ریویو آف ریلیجنز اردو کے دو سو خریدار تھے۔ مگر آج خدا کے فضل و کرم سے آٹھ سو پینتالیس خریدار ہیں۔ اس پر میں ایڈیٹر صاحب ریویو کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور یہ تعداد اتنی ہے۔ کہ پچھلے بیس سال میں کبھی اتنی نہیں ہوئی۔ اس پر جس قدر بھی خوشی کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ اب دس ہزار میں سے نو ہزار ایک سو پچپن خریداروں کی کمی ہے۔

میں احمدی جماعت کے دوستوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً متوجہ ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلی خواہش کو پورا کرکے دین و دنیا میں فلاح و کامرانی حاصل کریں۔ خاکسار۔ سید محمد اسحٰق

رپورٹوں میں باقاعدگی کی ضرورت

سیکرٹریان تبلیغ کی طرف سے باقاعدہ رپورٹیں نہیں آتیں۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں صرف دو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ایک اور حمہ سے اور دوسری امروہہ سے لیکن باقی دوستوں کو رپورٹوں کی طرف توجہ نہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بارہا فرما چکے ہیں۔ کہ رپورٹ دینا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسے تبلیغ کرنا۔ پس چاہیئے کہ دوست اس طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

(427)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

خطبۂ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع مساجد کے لئے چندہ کی تحریک

اور قادیان سے ناخواندگی کو دور کرنے کی سکیم

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا میں نے گزشتہ جمعہ میں

مساجد احمدیہ کے لئے چندہ

کا اعلان کیا تھا۔ اور خدام الاحمدیہ کے یہ کام سپرد کیا تھا۔ قادیان میں انہوں نے چندہ جمع کرنے کی تو کوشش کی ہے۔ مگر اتفاقاً ان کی ایک لسٹ جو ہمارے گھر میں پہونچی۔ اسے دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ گو وہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ اور میرے خطبات کا مضمون بھی واضح تھا۔ یہ چندہ ایسی نادانی سے جمع کیا گیا ہے۔ کہ تحریک کو ہی ضائع کر دیا ہے۔ اتفاقاً ان کی ایک لسٹ میرے ہاتھ آگئی۔ جو کسی آدمی نے ہمارے ہاں بھجوائی تھی اس میں ہر ایک کے نام کے آگے ایک ایک آنہ لکھا تھا۔ حالانکہ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ ایک آنہ سے لے کر دس روپیہ تک اس میں دیا جا سکتا ہے مگر ان لوگوں نے نالباً

نادانی اور ناتجربہ کاری

سے یہ خیال کر لیا۔ کہ خطبہ تو ہر ایک شخص کو یاد ہی ہوگا۔ اور پھر جس کا ارادہ زیادہ دینے کا ہوگا۔ وہ زیادہ دے دیگا۔ ان کی

پہلی غلطی

تو یہ تھی۔ کہ انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ خطبہ سب کو یاد ہی ہوگا۔ اور دوسری یہ کہ انہوں نے خیال کر لیا کہ جس نے زیادہ دینا ہوگا۔ خود ہی دے دے گا۔ ان کا یہ خیال انسانی فطرت سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ جب کسی سے ایک آنہ مانگا جائے۔ تو اس سے یہ امید رکھنا کہ وہ خود بخود دس روپے دے دیگا۔ انسانی فطرت سے ناواقفی ہے۔ شائد سو میں سے ایک آدمی ایسا ہوگا۔ کہ جو ایک آنہ مانگنے پر بھی دس روپیہ دے دے۔ مگر ننانوے ایسے ہوں گے۔ جو کہیں گے۔ کہ اچھا لے لو ایک آنہ۔ اور ان کی اس نادانی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ سوائے دو چار آدمیوں کے باقی سب نے

ایک ایک آنہ

ہی دیا ہے۔ حالانکہ جس روز میں نے تحریک کی تھی۔ قادیان میں ہی کئی لوگ بیس بیس اور تیس تیس روپیہ دینے کے لئے تیار تھے۔ بلکہ بعض تو سو سو دینے پر آمادہ تھے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا ایک عورت نے اپنی دو سو روپیہ کی چوڑیاں دے دی تھیں۔ اور اصرار کے باوجود واپس نہیں لیتی تھی۔ مگر چندہ میں سب نے ایک ایک آنہ ہی دیا ہے۔ جب وہ فہرست ہمارے گھر میں پہونچی۔ تو میں نے کہا۔ کہ تمہارا وعدہ دس روپیہ کا تھا۔ اس ایک ایک آنہ سے دھوکا نہ کھانا۔

دوسری غفلت

انہوں نے یہ کی۔ کہ بارہ ایک بجے تک مجھ سے کوئی چندہ لینے نہ آیا۔ آخر میں نے خود ہی دفتر والوں کو بُلا کر دس روپے بھجوائے۔ اور ساتھ کہا کہ ان کو ملامت کی جائے۔ کہ جب مجھ سے کوئی مانگنے کے لئے نہیں آیا۔ تو میں کس طرح سمجھ سکتا ہوں۔ کہ دوسروں سے مانگا گیا ہوگا

پس اس کام میں خدام الاحمدیہ کا طریق عمل ناپسندیدہ ہے۔ گو انہوں نے چندہ تو کیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ دل سے کام نہیں کیا۔ یہ ان کا پہلا کام ہے۔ جو میرے سامنے آیا ہے۔ اور افسوس ہے۔ کہ یہی صحیح طور پر نہیں ہوا۔ اس لئے آئندہ مجھے ان کی بہت سی رپورٹوں پر ڈسکاؤنٹ لگانا پڑے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ

باہر کی جماعتیں

اس غلطی کا ارتکاب نہیں کریں گی۔ چاہیئے کہ ہر گھر کے افراد کی فہرست تیار کر لی جائے۔ اور پھر کہا جائے کہ آپ اتنے کس ہیں۔ اور ایک آنہ سے لے کر دس روپیہ فی کس تک چندہ میں دے سکتے ہیں۔ اب آپ اپنے نام کے آگے لکھدیں۔ کہ کتنا دیں گے۔ اس طرح تو لوگ زیادہ بھی دینے کے لئے آمادہ ہو سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جب مانگا ہی ایک آنہ جائے اور پہلے ہی سب کے آگے ایک آنہ لکھ کر بھیجدیا جائے تو ہر شخص یہی کہے گا کہ جب سلسلہ کی طرف سے مانگا ہی ایک آنہ گیا ہے۔ تو میں زیادہ کیوں دوں۔ میں نے تو دس روپیہ یعنی

ایک سو ساٹھ آنہ تک کی تحریک

کی تھی۔ مگر انہوں نے ایک آنہ کر دیا۔ اور اس طرح گویا میری نصیحت کا ایک سو انسٹھ حصہ تلف کر دیا۔ اور صرف ایک حصہ پر عمل کیا۔ پس میں بیرونی جماعتوں کو ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ ایسی نادانی کا ارتکاب نہ کریں۔ بلکہ چاہیئے کہ ہر فرد جماعت سے دریافت کریں۔ کہ وہ کتنا چندہ دے گا۔ ایک آنہ سے لے کر ایک سو ساٹھ آنہ تک کوئی جتنا چاہے دے سکتا ہے۔ اسی طرح اس حد تک وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے بھی چندہ دے سکتا ہے پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنی طرف سے مثلاً دس روپے بیوی کی طرف سے پانچ اور بچوں کی طرف سے چار چار آنہ دے دے غرض یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنا زیادہ اور بیوی بچوں کا کم چندہ دے دے۔ بہر حال جب ایک آنہ سے لے کر دس روپے تک کی تحریک تھی تو خدام الاحمدیہ کا فرض تھا کہ لوگوں کو موقعہ دیتے۔ کہ کوئی جتنا چاہے لکھوا دے۔ انہیں خود ہی ایک آنہ چندہ لکھ کر لوگوں کو نہیں بھجوانا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے خود تو ہر ایک کے نام کے آگے ایک آنہ لکھ دیا۔ اور پھر امید یہ رکھی کہ لوگ زیادہ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عام طور پر لوگوں نے ایک ایک آنہ ہی دیا ہے۔ میں نے جو چندہ کی لسٹ دیکھی ہے۔ اس سے میں اندازہ کرتا ہوں کہ زیادہ دینے والے پانچ سات سے زیادہ نہیں ہیں حالانکہ میری تجویز پر اگر عمل کیا جاتا۔ تو کئی گنا زیادہ چندہ ہوسکتا تھا۔ اور میرا اندازہ ہے کہ وہ پچاس ساٹھ آدمی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار مجھ پر کیا تھا۔ ان سے ہی ایک ہزار تک وصول ہوسکتا تھا۔ گو ہم نے ان لوگوں سے زیادہ چندہ لیا نہیں تھا۔ مگر پھر بھی لوگوں کے خیالات کا تو علم ہوسکتا ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ نے سب کے نام کے آگے ایک ایک آنہ لکھ کر گویا اس تحریک کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی۔ یا یوں کہو کہ خالی ہڈی رہنے دی۔ مگر اس میں سے مغز نکال دیا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار توجہ دلائی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ

جماعت کا نوجوان طبقہ

عقل و ذہانت سے بہت کم کام لیتا ہے۔ اور انسانی فطرت کا بہت کم مطالعہ کرتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں جب موقعہ ملے۔ گپیں مارتے رہتے ہیں۔ اور غور و فکر کی عادت نہیں ڈالتے۔ اور زیادہ گپیں مارنے اور باتیں کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سوچ نہیں سکتے۔ کیونکہ جب زبان بولتی ہے تو دماغ کام نہیں کر سکتا۔ اسلام نے ذکر الٰہی کا حکم اسی لئے دیا ہے۔ کہ جب انسان خاموش ہو تو دماغ کام کرتا ہے۔ جس وقت انسان باتیں کر رہا ہو۔ اس وقت اس کے مد نظر یہ بات ہوتی ہے۔ کہ سننے والوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دلچسپی کا سامان ہو۔ اس لئے دماغ کو سوچنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی لیکن ذکر الٰہی کے وقت چونکہ لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اس لئے دماغ کو سوچنے کی طرف توجہ ہوتی ہے اور ذہن ترقی کرتا ہے۔ تو

زیادہ باتیں کرنا

فکر کی عادت کو کم کرتا ہے۔ اور ہمارے نوجوان چونکہ یا تو باتیں کرتے ہیں۔ اور یا پھر سوتے اور کھاتے ہیں۔ اس لئے دماغ کی طاقت کو بڑھانے کا ان کو بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ اور انسانی فطرت کا گہرا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ وہ اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ کس طرح کسی کو نیکی کی تحریک کرنا زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔ کس طرح انسانی ذہن کو سلسلہ کی ضروریات کی طرف زیادہ سے زیادہ متوجہ کیا جاسکتا ہے۔ کس طرح اصلاح کے لئے آسانی سے تیار کیا جاسکتا ہے وہ صرف باتیں ہی کرنا جانتے ہیں۔ اور باتیں کرنے سے ہی سمجھ لیتے ہیں کہ کام ہو جائے گا۔ حالانکہ دنیا میں کام باتیں کرنے والے نہیں۔ بلکہ سوچنے والوں نے کیا ہے۔ پس

ذکر الٰہی کی عادت

مراقبہ اور فکر سے کام لینا انسانی دماغ کو طاقت دینے اور کام میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ سوچنے اور فکر کرنے سے کام میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ دیکھو وہ بھی معمار ہی تھے جنہوں نے تاج محل کا روضہ تعمیر کیا۔ اور وہ بھی معمار ہی ہیں جنہوں نے دار الصحت کے مکان بنائے ہیں۔ انہوں نے بھی اینٹ پر اینٹ رکھی۔ اور انہوں نے بھی۔ مگر ایک نے فکر سے کام لے کر تحسین عمل پیدا کی۔ اور تاج محل بنا دیا۔ اور دوسرے نے غور و فکر سے کام نہ لے کر اپنے کام کو خوبیوں سے عاری کر دیا۔ کام تو دونوں کا ایک ہی ہے۔ مگر ایک نے فکر سے کام لے کر اس میں خوبصورتی پیدا کی۔ اور دوسرے نے ایسا نہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں کے کاموں میں اتنا ہی فرق ہو گیا۔ جتنا دار الصحت کے مکانات اور تاج محل میں ہے۔ ایک نے ایسا مکان بنایا کہ اگر مفت بھی رہنے کو دیا جائے۔ تو انسان پسند نہیں کرے گا کہ اس میں رہے۔ لیکن دوسرے نے اس میں ایسی خوبصورتی پیدا کی کہ اگر صرف دیکھنے کے لئے پانچ دس روپے ٹکٹ ہو تو لوگ شوق سے دیکھیں گے۔ بعض لوگ یورپ اور امریکہ سے اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ وہاں وہ رہ نہیں سکتے۔ صرف دس پندرہ منٹ پھرتے ہیں۔ یا ایک دو فوٹو لے لیتے ہیں۔ مگر صرف اس کے لئے وہ ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ کہ تاج محل کو نگاہ بھر کر دیکھ سکیں۔ تو یہ

حسن کار کا نتیجہ

ہے۔ معمار نے فکر کر کے اس ترتیب سے اینٹیں رکھیں۔ کہ دیکھنے والوں کو آنکھوں کی لذت اور دل کا سرور حاصل ہوتا ہے۔ یہ کام بھی معمار کا ہی ہے۔ اور دوسرا بھی معمار کا ہی ہے جس کے پاس سے انسان چپ چاپ گزر جاتا ہے۔ اور اسے خیال بھی نہیں ہوتا کہ اسے دیکھے۔ ہر فن کا یہی حال ہے۔

کاتب ہیں جو کتابت کرتے ہیں

ان کی انگلیاں بھی ویسی ہی ہیں جیسی دوسرے لوگوں کی۔ لیکن وہ اتنا خوبصورت لکھتے ہیں کہ خواہ مخواہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ مگر بعض دوسرے لوگ ایسا گندہ لکھتے ہیں کہ ہزار کوشش کے باوجود نہیں پڑھا جاتا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ کاتب لکھتے وقت سوچتا ہے۔ ہر لفظ اور ہر نقطہ کو دیکھتا ہے۔ کہ یہ مجھے اچھا لگتا ہے یا نہیں۔ اگر میری آنکھوں کو اچھا نہیں لگتا۔ تو پڑھنے والوں کو کیونکر اچھا لگے گا۔ وہ ہر لفظ پر غور کر کے اس میں ایک حسن پیدا کرتا ہے۔ دلی کے ایک کاتب میر پنجہ کش گزرے ہیں جن کا ہر حرف ایک روپیہ قیمت پاتا تھا۔ وہ اگر کسی فقیر پر مہربان ہوتے تو اسے ایک حرف لکھ دیتے تھے۔ کسی کو ب کسی کو ت کسی کو ج اور فقیر اسے لے جا کر جامع مسجد کے نیچے بیچ دیتے تھے۔ لوگ بڑے شوق سے ایک ایک حرف ایک ایک روپیہ میں خرید کر گھروں میں بطور زینت لگاتے تھے

(429)

اور پھر ایسے بھی لکھنے والے دُنیا میں موجود ہیں۔ کہ جن کا

خط دیکھ کر ہی سر میں درد شروع ہو جاتا ہے

اور یہ بھی پتہ نہیں لگتا۔ کہ یہ کسی آدمی نے لکھا ہے یا کوئی کیڑا سیاہی میں سے گزر گیا ہے۔ لاکھ سر پٹکو۔ وہ پڑھا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ دردِ سر سے بھی بڑھ کر زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض خطوط ایسے آتے ہیں کہ گھنٹوں لگے رہتے ہیں۔ پھر بھی کچھ پتہ نہیں لگتا پہلے میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ پھر دفتر والوں سے کہتا ہوں کہ اس کا مطلب نکالو۔ اور پھر بعض اوقات سارے زور لگاتے ہیں مگر لفظ پڑھا نہیں جاتا۔ اگرچہ لکھنے والے نے اپنی طرف سے بڑی محنت سے لکھا ہوتا ہے

تو کوئی چیز دُنیا میں ایسی نہیں۔ کہ جسے حسنِ تفکر سے تزئین حاصل نہ ہو اور خدام الاحمدیہ نے اس کام میں جو غلطی کی ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہے۔ کہ انہوں نے

حسنِ تفکر سے کام

نہیں لیا۔ اور میں اس بات کو پبلک میں بیان نہ کرتا۔ اگر بیرونی جماعتوں سے بھی ایسی ہی غلطی کا ڈر نہ ہوتا۔ اور اگر اس واقعہ سے نصیحت کا کام نہ لینا ہوتا۔ میں نے خدام الاحمدیہ کو پہلے بھی نصیحت کی تھی۔ کہ ذہانت پیدا کریں۔ اور پھر مرکزی مجلس کو تو سب سے زیادہ اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ لیکن اس کام میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرکزی عہدیداروں نے دخل ہی نہیں دیا۔ محلہ والوں پر ہی چھوڑ دیا ہے۔

اس موقعہ پر میں پھر ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ذہانت اور عقل سے کام لینا

انتہائی قومی ضرورتوں میں سے

ہے۔ اس لئے ذہانت کو تیز کریں۔ اور جب ذہانت پیدا ہو جائے اور عقل تیز ہو تو ہزار ہا نئے رستے نکل سکتے ہیں۔ دُنیا میں کئی قومیں ہیں۔ اور سب کے ایک ہی جیسے ہاتھ اور مونہہ اور آنکھیں وغیرہ ہیں۔ مگر بعض ان میں سے حاکم ہیں۔ اور بعض محکوم۔ حاکم وہی ہیں۔ جو ذہانت سے کام لیتی ہیں۔ شدتِ ذہانت ایک ایسی طاقت ہے جو قوم کو غالب کر دیتی ہے اور جب اس کے ساتھ قوتِ عملیہ بھی شامل ہو جائے۔ تو ایسی قوم کا دُنیا کی حاکم بن جانا یقینی ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے ہندوستانی ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ انگریز صرف چار کروڑ ہیں اور چھ ہزار میل سے آکر ہمارے ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ انگریزوں کو اس کی توفیق کیسے ملی۔ آخر کوئی چیز تو ان میں ایسی تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں یہ فضیلت حاصل ہوئی۔ یونہی تو اللہ تعالےٰ ایک قوم کی آزادی چھین کر دوسری کو اس کا حاکم نہیں بنا دیتا۔ آخر اس کی وجہ ہونی چاہیئے۔ ہندوستانی سپاہی ہمیشہ

برطانوی سپاہیوں کو بُرا بھلا

کہتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ بُزدل ہوتے ہیں۔ ہمارے برابر لڑائی نہیں لڑ سکتے۔ صوبوں کے گورنر اور دوسرے افسر بھی ہندوستانی سپاہیوں کی تعریف میں بڑی دھواں دھار تقریریں کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ وہ بہت وفادار ہوتے ہیں۔ بہادر ہوتے ہیں۔ اور بے شک وہ تنخواہ لیتے اور لڑتے ہیں۔ اور مرتے بھی ہیں لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے۔ کہ ان میں سے اکثر گورے سپاہیوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ وہ جنگ کے موقعہ پر صابن پی لیتے ہیں۔ تا بیمار ہو جائیں اور لڑائی میں شریک ہونے سے بچ جائیں۔ مگر ہم دلیری کے ساتھ لڑتے ہیں۔ یہ باتیں ہمیشہ سے سننے میں آتی ہیں۔ اور ہم بھی بچپن میں یہ سُنا کرتے تھے۔ اور آج تک سُن رہے ہیں۔ مگر میں نے جونہی ہوش سنبھالا۔ یعنی دس گیارہ سال کی عمر سے ہی یہ سوال کرنا شروع کر دیا۔ کہ اگر وہ ایسے ہی بُزدل ہیں تو تم پر حکومت کس طرح کرتے ہیں ان کے اندر کونسی ایسی خاص بات ہے جس کی وجہ سے وہ ہمارے ملک پر قابض ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بُزدل ہوں۔ یا کچھ ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ان کے اندر ذہانت ضرور موجود ہے۔ اور یہ بھی

ایک قسم کی بہادری

ہے۔ دُنیا میں مختلف قسم کی بہادریاں ہیں۔ اور مشکل وقت پڑنے پر نہ گھبرانا اور اس کے حل کا کوئی نہ کوئی رستہ تلاش کر لینا یہ بھی ایک قسم کی بہادری ہے۔ پھر ہندوستانی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا ملک اتنا وسیع ہے یہاں سب چیزیں بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ غلہ اور کپاس وغیرہ خام اشیاء انگریز یہیں سے لے جاتے ہیں۔ اور پھر ان سے مختلف چیزیں تیار کر کے ہمیں کو لوٹتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان کو اس طرح لوٹنے کی طاقت کیسے حاصل ہوئی۔ یہ تو ہوا نہیں۔ کہ فرشتوں نے آکر ہندوستانیوں کے ہاتھ پیر باندھ کر انہیں انگریزوں کے آگے پھینک دیا ہو۔ یا اگر فرشتوں سے ایسی بات منسوب نہ کی جا سکے تو شیطانوں نے ہندوستان فتح کر کے انگریزوں کے حوالے کر دیا ہو۔ ہندوستان نہ فرشتوں نے حوالے کیا۔ اور نہ شیطانوں نے۔ بلکہ انگریزوں نے خود اسے حاصل کیا۔ اور ہم یہ مان لیتے ہیں۔ کہ انہوں نے لڑائی سے اسے فتح نہیں کیا۔ مگر عقل سے تو کیا ہے۔ انہوں نے عقل سے ہی اپنی فوقیت اور برتری ثابت کر دی۔ اور اس صورت میں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ گو ہمارے ہاتھ سے ان کا ہاتھ اچھا نہیں۔ مگر

ہمارے دماغ سے ان کا دماغ ضرور اچھا ہے

یہ بھی ایک زبردست فضیلت ہے ہندوستانی کہتے ہیں۔ کہ انگریز چالاکی سے جیت جاتے ہیں۔ مگر چالاکی کیا ہے۔ ذہن کی تیزی کا نام چالاکی ہے اور ہاتھ کی تیزی زیادہ اچھی ہے یا ذہن کی۔ ایک شخص اچھا گورنر ہے ملک کو قابو رکھ سکتا ہے۔ مقدمات کا اچھا فیصلہ کر سکتا ہے اور ایک شخص اچھا دبا سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ دونوں میں سے کس کی قیمت زیادہ ہوگی۔ اچھے گورنر۔ اچھے فلاسفر۔ اچھے جج کی۔ یا اچھے دبانے والے کی۔ اگر تو دبانے والا زیادہ قیمتی وجود ہے۔ تو بے شک ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ انگریز اچھی تلوار نہیں چلا سکتے۔ اس لئے ہم ان سے افضل ہیں۔ لیکن اگر

دماغی قابلیت کی قیمت

زیادہ ہے۔ تو جب ہم کہتے ہیں کہ انگریز کا ہاتھ ہمارے ہاتھ سے اچھا نہیں۔ اور پھر یہ حقیقت ہے۔ کہ وہ ہمارے حاکم ہیں۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ ہم ان کی ایسی فضیلت کا اعتراف کرتے ہیں۔ جو وہ خود بھی بیان نہیں کرتے مگر تم یہ کہہ کر کہ انگریز بُزدل ہیں بہت خوش ہوتے ہو۔ کہ

انگریزوں پر حملہ

کر دیا۔ حالانکہ جب تم یہ کہتے ہو کہ فلاں قوم لڑائی میں اچھی ہے مگر ذہین نہیں۔ تو یہ بہت کم تعریف ہے۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سوہنے لوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جب یہ کہتے ہو کہ لڑائی میں اچھی نہیں۔ مگر ذہین بہت ہے تو اس کی بہت زیادہ تعریف کرتے ہو۔ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کے ساتھ پچاس ساٹھ آدمی تھے۔ وُہ ان کو لے کر میرے مکان پر آیا۔ مجھے باندھ دیا۔ اور مال اسباب لے کر چلا گیا۔ تو اس میں گھر والے کی کوئی ذلت نہیں۔ اور جس نے لوٹا اس کی کوئی عزت اور خوبی نہیں سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ ایک جتھا تھا۔ لیکن اگر وُہ اس طرح کہے کہ میرے ساتھ پچاس ساٹھ آدمی تھے اور وہ اکیلا تھا۔ مگر چالاکی کے ساتھ ہمیں شکست دے گیا۔ تو اس میں حملہ آور کی عزت ہوگی ذلت نہیں۔ اسی طرح انگریزوں کا بہت تھوڑی تعداد کے باوجود ہندوستان کو فتح کر لینا ان کی ذہانت کا ثبوت ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ

غیر معمولی ذہانت

نے ہی انگریزوں کو غلبہ دلوایا ہے اور اب یہی جرمنی کو آگے بڑھا رہی ہے۔ اسی کی وجہ سے جاپان ترقی کر رہا ہے۔ اور اسی کے طفیل ترکوں نے ترقی کی۔ ان میں ایک ذہین آدمی اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا۔ جس نے تمام قوم کو اوپر اٹھا دیا۔ تو ذہانت

قومی ترقی

کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اس لئے ہر کام سوچ اور فکر سے کرنا چاہیئے۔ اور سوچ لینا چاہیئے کہ کس طرح کسی کام سے زیادہ بہتر اور مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وُہ یہ ہے کہ میں نے قادیان میں

ناخواندگی کو دُور کرنے کی تحریک

کی تھی۔ جو رپورٹیں اس کے متعلق مجھے پہونچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ پڑھنے سے گریز کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے پڑھ کر کیا نوکریاں کرنی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کو ایسی باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے دنیا میں کبھی کوئی ایسی سکیم نہیں ہوئی جسے سب کے سب لوگ قبول کر لیں۔

کچھ نہ کچھ مخالف

ضرور ہوتے ہیں۔ اور اس تحریک میں تھوڑی سی مخالفت برکت کا موجب ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایک نیک تحریک کی۔ کچھ روز کے بعد آپ اس سے ملے تو دریافت کیا کہ کیا اس تحریک کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں کئی لوگوں کی طرف سے اس کی پسندیدگی کے خطوط آ رہے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی

برکت والی تحریک نہیں

آپ نے پوچھا کہ کیوں تو اس نے کہا کہ کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو بھی باتیں ہوتی ہیں ان کے پیش کرنے والوں کو لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد وہ شخص آپ کو پھر ملا اور کہنے لگا کہ اب میں اس تحریک کو بابرکت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ مغلظات سے بھرا ہُوا ایک خط آیا ہے۔ تو کسی

نیک تحریک میں مخالفت برکت کا موجب ہوتی ہے

اور اس تحریک کی جو مخالفت ہوئی ہے۔ یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ جماعت میں مرض پیدا ہو رہا ہے۔ جس کے علاج کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے اور وقت پر مرض کا علم ہو جانا بھی برکت ہے۔ کیونکہ اس صورت میں علاج ممکن ہوتا ہے۔ بہت سی بیماریوں کا علاج اس لئے نہیں ہو سکتا کہ بروقت علم نہیں ہوتا۔ اور اس

مخالفت کا پیدا ہونا

ہمیں اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ ہمیں زیادہ محنت اور کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس خدام الاحمدیہ بجائے اس مخالفت سے گھبرانے کے زیادہ شوق اور محنت سے کام کریں۔ ایسے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ پہلے محلوں کے ممبر سمجھائیں۔ اگر ان کا اثر نہ ہو تو عہدہ دار ایسے لوگوں کے پاس جائیں۔ یہ بھی بے اثر ہو تو دُوسرے بزرگوں کے وفد خدام الاحمدیہ والے لے جائیں جو ان لوگوں کو سمجھائیں۔ اور ان کو چھوڑیں نہیں جب تک کہ قائل نہ کر لیں۔ اگر اپنے آدمیوں کو بھی ہم قائل نہیں کر سکتے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم

اپنی کمزوری کا خود اعتراف

کرتے ہیں۔ کمزور لوگ ہر وقت اور ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافق لوگ موجود تھے۔ پھر بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کو چھوڑ دینا چاہیئے لیکن یہ بھی صحیح نہیں۔ کمزوروں کو دیکھ کر گھبرانا غلطی ہے۔ مگر اس بات پر مطمئن ہو جانا کہ ایسے لوگ ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے۔ اس سے بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر

پہلے سلسلوں میں کمزور لوگ رہے ہیں

تو ساتھ ہی یہ بھی تو ہے کہ اس زمانہ کے بزرگوں نے کبھی ان کے وجود کو اطمینان کے ساتھ گوارا نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ ان کی اصلاح میں لگے رہتے تھے۔ اسی طرح ہمیں بھی اس کوشش میں لگے رہنا چاہیئے کہ وُہ بچ جائیں۔

پس

تعلیمی سکیم کی مخالفت

سے خدام الاحمدیہ کو گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ مخالفوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پہلے خدام خود سمجھائیں۔ اگر اس کا اثر نہ ہو تو پھر پریذیڈنٹ اور سیکرٹری وغیرہ ان کے پاس جائیں اور سمجھائیں۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو سلسلہ کے دوسرے بزرگ جائیں۔ اور پھر بھی اگر نتیجہ خاطر خواہ نہ پیدا ہو۔ تو مجھے لکھا جائے۔ کیونکہ اتنی کوشش کے باوجود بھی جس کی اصلاح نہ ہو اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے کہ اس کی بیماری اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ وُہ جماعت سے الگ کیا جانے کے قابل ہے۔ پس مخالفت کی وجہ سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ اس بات سے مطمئن ہونا چاہیئے۔ کہ

کمزوروں کا وجود لازمی ہے

بے شک ان کا وجود لازمی ہے۔ مگر ان کی اصلاح کی کوشش اس سے بھی زیادہ ضروری اور لازمی ہے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابلِ اعتماد دوکان ہے (مینجر)

431

جماعت احمدیہ کے متعلق معاصر سرفراز لکھنؤ کا ایک مختصر نوٹ

آج سے پچاس سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو لوگ کس قدر برافروختہ ہوئے۔ اس کا اندازہ ان تحریرات اور تقاریر سے کیا جا سکتا ہے۔ جو اس وقت جبّہ پوش علماء نے آپ کے خلاف کیں۔ اور جن کا اجمالی طور پر ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا اس طوفان بے تمیزی کو دیکھتے ہوئے جو اس وقت علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف برپا کیا۔ بہت سے دنیا دار لوگ جن کی نگاہ میں دنیا کی کامیابی عوام کی مدد اور امداد میں مضمر ہوتی ہے۔ پکار اُٹھے۔ کہ یہ جماعت عنقریب صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جائے گی۔ اور کوئی ایسا شخص نظر نہ آئے گا۔ جو اپنے آپ کو اس جماعت کی طرف منسوب کرتا ہو۔ بعض نے جو کسی قدر علم و فضل حاصل ہو جانے کی وجہ سے اندھوں میں کانا راجہ کے مصداق تھے۔ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ کہ وہ افلاطونِ زماں ہیں۔ یہانتک کہہ دیا۔ کہ مرزا صاحب کو ہم نے ہی عزت بخشی تھی۔ اور ہم ہی گرا کر چھوڑیں گے۔ اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیں گے۔

ذرا اس زمانہ کے حالات کا نقشہ عالم تصور میں اپنے ذہن میں لائیے۔ اور غور فرمائیے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ ہر چہار اطراف سے مخالفت کی تند و تاریک آندھیاں چل رہی تھیں، کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ مٹھی بھر جماعت ان تمام حوادث و آلام زمانہ کا مقابلہ کرتی ہوئی صحت و سلامتی کے ساتھ ترقی کرتی چلی جائیگی۔ بے شک زمینی آنکھوں نے شیطانی وسوسے کے ماتحت جماعت احمدیہ کو مٹتے ہوئے دیکھا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ یہ جماعت جلد ہی نیست و نابود ہو جائے گی۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی آنکھوں نے ان مخالفوں کو مٹتے ہوئے دیکھا، جو جماعت احمدیہ کے خلاف صف آراء تھے۔ اور اس تن تنہائی کے عالم میں بڑے یقین اور وثوق سے اعلان فرما دیا کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہانتک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا"۔

(تذکرہ صفحہ ۵۸۶)

اب دیکھ لیجئے کہ کون اپنے دعوے میں سچا نکلا اور کون جھوٹا۔ کیا وہ لوگ صادق اور راستباز کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور کیا وہ خدا کے مقرب کہلا سکتے ہیں۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ کے چند سالوں میں نیست و نابود ہو جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ مگر وہ بالکل غلط نکلی؟ ہرگز نہیں! نہ صرف اس لئے کہ جماعت احمدیہ ان کے قول کے مطابق تباہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ وہ روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے اور اب اس کی ترقی اس قدر واضح اور نمایاں ہے۔ کہ غیر متعلق مگر حق پسند اور اظہار حق کی جرأت رکھنے والے اصحاب کھلے دل سے اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ جس کی ایک مثال "سرفراز" لکھنؤ کے محرم نمبر سے ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

مختلف مذاہب پر ریویو کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق "سرفراز" کے صفحہ ۶۹ پر لکھا ہے:۔

"سب سے آخر مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت جس کو کفر ساز جماعتیں مختلف القاب سے یاد فرماتی ہیں۔ ان کی عملی جد و جہد پیش کرتا ہوں۔ جو اوروں کے لئے نہ سہی۔ مگر ہم شیعوں کے لئے تو ضرور ہی قابل غور ہیں۔

وہ جماعت قادیانی ہے۔ ان میں ۱۹۱۲ء (دسمبر ۱۹۱۴ء) سے دو جماعتیں ہو گئی ہیں۔ ایک کے خلیفہ مرزا غلام احمد مرحوم کے صاحبزادے مرزا محمود ہیں۔ یہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہے چوہدری سر ظفر اللہ ممبر وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کو اسی جماعت کے ایک ادنےٰ فرد ہونے کا فخر ہے۔ موصوف امسال اپنے سالانہ اجتماع جو دسمبر ۱۹۳۸ء میں ہوا کئی روز قبل مرکز پر پہنچے۔ آپ سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ مگر قادیانیت سے اتنی وابستگی ہے کہ قادیان کو مرکز تصور کرتے ہوئے ایک عالیشان کوٹھی بنوائی ہے۔ سابقہ سالانہ اجتماع پر موصوف نے ڈیڑھ گھنٹہ جماعت کے سامنے تقریر فرمائی۔ شملہ میں موصوف کی کوٹھی ہی میں قادیانی جماعت کی نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔

اس جماعت کا سالانہ بجٹ دس لاکھ کے قریب ہے۔ قادیان میں یونیورسٹی بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ امسال صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی گئی ہے تبلیغی لحاظ سے دنیا کا کوئی حصہ نہیں جہاں اس جماعت کے مبلغ نہ ہوں۔ انگریزی میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں رسالے لکھ کر لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ احرار کو اس جماعت کے سامنے جو شکست ہوئی ہے عیاں ہے"۔

(سرفراز محرم نمبر مارچ ۱۹۳۹ء)

مندرجہ بالا اقتباس کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔ کاش! کہ لوگ سمجھیں۔ اور لشکرِ مسیح میں داخل ہو کر افواج مذاہب باطلہ کے بالمقابل صف آراء ہو جائیں۔ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

خاکسار۔ خواجہ عبدالحمید ضیاؔء
از ڈیرہ دون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ عہدہ داران انجمنہائے احمدیہ بیرونی

متواتر کئی دفعہ اخبار میں اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ کہ کوئی نعش بلا اجازت قادیان میں نہ لائی جائے۔ مگر پھر بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ دوست بلا حصول اجازت نعش کو قادیان لے آتے ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ آئندہ کے لئے اگر کوئی بلا اجازت نعش قادیان لائے گا۔ تو اس کی ذمہ واری لانے والے پر ہوگی۔ جو موصی حصہ جائیداد زندگی میں ادا کر چکے ہیں۔ وہ اس اعلان سے مستثنےٰ ہیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

اہم ملکی حالات اور واقعات

لاہور میں بھنگیوں کی ہڑتال

لاہور کے ایڈمنسٹریٹر نے حکم دیا تھا۔ کہ غلاظت اٹھانے کے لئے بھنگی بالٹیاں خود خرید کر استعمال کریں۔ جن پر سرکاری نمبر لگے ہوئے ہوں۔ بھنگیوں کو اس حکم پر اعتراض تھا۔ اور انہوں نے ایڈمنسٹریٹر سے مل کر اس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا۔ نیز بعض اور مطالبات بھی پیش کئے۔ اور ان کے پورا نہ ہونے کی صورت میں ہڑتال کا الٹی میٹم دیدیا۔ چونکہ حکام نے ان کے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے ۱۲ مئی کو تمام بھنگیوں اور بھنگنوں نے جن کی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی۔ عام ہڑتال کر دی۔ حتیٰ کہ پرائیویٹ مکانوں کی صفائی بھی نہ کی۔ شہر میں ہر جگہ غلاظت اور کوڑا کرکٹ کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ اور نالیوں کا پانی امنڈ امنڈ کر سڑکوں اور گلیوں میں پھر رہا ہے۔

ہیلتھ افسر نے رہتک۔ کرنال۔ حصار۔ فیروزپور۔ قصور وغیرہ کی میونسپلٹیوں کو لاہور کے لئے بھنگی بھرتی کر کے بھیجنے کے لئے کہا۔ چنانچہ بہت سے بھنگی باہر سے لائے بھی گئے۔ مگر مقامی بھنگیوں نے پکٹنگ کر کے ان کو کام نہ کرنے دیا۔ پکٹنگ کرنے والوں کو گرفتار کیا گیا۔ تو بھنگیوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے تھانہ میں پہنچ کر اپنے ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اور وہاں سیاپا کرنے لگے۔ انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا گیا مگر وہ نہ اٹھے کئی بار ہلکا سا لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔ مگر بے سود۔ آخر سٹی مجسٹریٹ کے یقین دلانے پر کہ ان کے ساتھی رہا کر دیئے جائیں گے۔ وہ وہاں سے گئے۔ عورتوں کی بھی ایک بڑی تعداد تھانہ میں گھس گئی۔ جنہیں لیڈی پولیس کی مدد سے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے تین چار درجن بھنگی مرد اور عورتیں بے ہوش ہو گئیں۔ جنہیں سٹریچروں پر ڈال کر ہسپتال پہنچایا گیا۔ ہندو بھنگیوں کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور جا بجا ان کے لئے پانی کی سبیلیں لگا رکھی ہیں۔

تحریک خاکسار کے متعلق سول کا مضمون

لاہور کے انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے تحریک خاکسار کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا ملخص قطع نظر اس سے کہ اس کی اطلاعات صحیح ہیں یا غلط۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جو خاکسار ڈسپلن یا نظام کی خلاف ورزی کرے۔ اسے سخت سزا دی جاتی ہے۔ جس کا فیصلہ مقامی افسروں کی میٹنگ میں کیا جاتا ہے۔ سزا دینے کے لئے ہر جگہ ایک جلاد مقرر ہوتا ہے۔ جو چمڑے کے ہنٹر کے ساتھ کوڑے لگاتا ہے اس سزا کے نتیجہ میں بعض اوقات ملزم بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اور سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ اس تحریک کے آرگن الاصلاح میں "مجرموں کی سزا" کے اعلان کے لئے ایک خاص کالم مقرر ہے۔ جس میں مجرم کا پورا پورا پتہ درج ہوتا ہے۔ تمام اختیارات ڈکٹیٹر کو حاصل ہیں۔ اور اس کے حکم کی کوئی اپیل نہیں ہو سکتی ہر خاکسار دوسرے کے لئے سراغ رسانی کرتا ہے۔ اور ضروری اطلاعات ڈکٹیٹر کو مہیا کرتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ خاکسار چار حصوں میں منقسم ہیں۔ مجاہد۔ محفوظ معاون۔ جانباز۔ آخری گروہ میں سات سو کے قریب افراد شامل ہیں۔ ہر جانباز اپنے خون سے پارٹی کے حلف نامہ پر دستخط کرتا ہے۔ کہ "میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر رسول و اسلام کی حلف اٹھا کر اقرار کرتا ہوں کہ اپنے لیڈر کے حکم پر اپنی زندگی ایک لمحہ کے توقف کے بغیر قربان کر دوں گا۔ اگر میں اس کے حکم کی خلاف ورزی کروں۔ تو میرا ٹھکانا جہنم میں ہو"

خاکساروں کو سینما اور تھیئٹر وغیرہ دیکھنے کی ممانعت ہے۔ ہر محلہ کا سالار روزانہ شام کو پونے ۹ بجے بگل بجاتا ہے۔ اور ہر خاکسار کو فوراً پریڈ کے لئے حاضر ہونا پڑتا ہے۔ باہمی ضبط اور نظام قائم رکھنے کے لئے کئی سالاروں پر ایک افسر ہوتا ہے۔ اور پھر ایک ضلع افسر ہوتا ہے۔ ان کے اوپر ایک سالار ادارہ مرکزی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دلچسپ عہدہ سالار احتساب کا ہے۔ وہ اگر کسی جگہ جائے۔ تو اسے ۳۱ توپوں کی سلامی دی جاتی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ تمام ملک کے اخبارات کا مطالعہ کر کے تحریک کے متعلق مختلف اقوام و ملل کے خیالات و رجحانات سے آگاہ رہے۔ نیز ہر خاکسار بھی اس سلسلہ میں حاصل شدہ تمام اطلاعات کو اس تک پہنچانے کا پابند ہے۔ وہ اپنے مخالف اخبارات کو مخالفت سے باز رکھنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اور جو اخبار یہ عہد کرے۔ اس کا نام الاصلاح میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ تحریک کے مخالف اخبارات کے نام بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہر خاکسار ان اخبارات کی اشاعت کو گرانے کے لئے ساعی رہتا ہے۔ اس تحریک میں اس وقت تک چار لاکھ آدمی شریک ہو چکے ہیں جن میں پانچ ہزار کے قریب ہندو اور سکھ بھی شامل ہیں۔ اس تحریک کے ۱۴ بڑے بڑے اصول ہیں۔ جن میں سے بیلچہ اٹھانا۔ خاکی وردی پہننا۔ حتی الوسع خاکسار بھائی سے سودا سلف خریدنا۔ تمام لوگوں کو ایک سلک میں منسلک کرنے کی کوشش میں لگے رہنا۔ اور دنیا میں ایک ہی نظام اور اجتماعی غلبہ کے نقطۂ نگاہ کو پیش نظر رکھ کر کام کرنا نہایت اہم ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک اہم اعلان

پنڈت جی نے ایک بیان میں نیشنلزم کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یورپ میں اس نام کی آڑ میں انتہا درجہ کا تشدد اور وحشیانہ پن کارفرما ہے۔ تمدن و تہذیب تباہ ہو رہی ہے۔ اور جمہوریت و آزادی کے پردہ میں ہولناک مظالم ہو رہے ہیں۔ ایک یا ڈیڑھ صدی پیشتر نیشنلزم کے طفیل یورپ نے آزادی حاصل کی تھی لیکن آج وہ اسے تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ہندوستان کی تحریک آزادی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ یہ بھی اس خرابی سے محفوظ نہیں۔ ہندوستان کو فیسی ازم کا نہایت تلخ تجربہ ہو چکا ہوا ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ امپیریلزم کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور امپیریلزم ہندوستان کی جمہوریت پسند ذہنیت پر کبھی کوئی اثر قائم نہیں کر سکتا۔ برطانیہ اگر یہ ثابت کر دے۔ کہ وہ جمہوریت پسند اور آزادی کا علمبردار ہے اور ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے۔ تو تجارت کے معاملہ میں اس سے امتیازی سلوک کے سوال پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان کی آزادی کے لئے کانگرس برطانی حکومت کے ساتھ کوئی سودا کرنے کے لئے ہرگز آمادہ نہیں ہو سکتی۔ آئندہ جنگ میں برطانیہ کی فتح کا انحصار بہت حد تک ہندوستان کی امداد پر ہے۔ لیکن برطانیہ پر خواہ کتنی شدید مصیبت کیوں نہ آئے ہندوستان اسے نجات دلانے کے لئے اپنی آزادی کی جنگ کو کبھی ملتوی نہیں کریگا ہندوستان کے متعلق کسی قطعی فیصلہ میں برطانیہ کا تامل اس بات کا ثبوت ہے کہ اب برطانوی امپائر کے تنزل کے دن قریب ہیں۔ اگر وہ آئندہ جنگ میں ہماری مدد چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ہماری آزادی کو تسلیم کرے۔ اور اپنی سلطنت میں اسے برابر کا درجہ دے۔ نئے آئین کی خامیوں کی وجہ سے چونکہ کانگرسی حکومتیں بھی عوام کے ساتھ اپنے وعدے پورے نہیں کر سکیں۔ اس لئے لوگوں میں ایک قسم کی مایوسی پیدا ہو رہی ہے۔ جس سے کانگرس کے کاز کو ضعف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے فرقہ وارانہ منافرت پر اظہار افسوس کیا۔ اور کہا کہ اقلیتوں کے دل میں یہ غلط فہمی ہے کہ اکثریت ان کے حقوق کو پامال کر دیگی۔ لیکن یہ مسئلہ ناقابل حل نہیں۔ اقتصادی مسائل بہت جلد ہندو مسلمانوں

433

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

وزیراعظم برطانیہ کی تقریر

۱۹ مئی کو دارالعوام میں قیام امن کی پالیسی پر بحث کے دوران میں وزیراعظم نے کہا کہ انگلستان مراعات بطور قیمت اور رشوت دے کر امن خریدنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر یہ طریق اختیار کر لیا جائے۔ تو پھر نت نئے مطالبات ہم سے کئے جائیں گے۔ لیکن اس کے یہ معنے بھی نہیں۔ کہ ہم دوسری اقوام کے جائز مطالبات و احساسات کا احترام کرنا نہیں چاہتے موزوں رنگ میں ان پر بحث اور غور و فکر کرنے میں ہمیں کوئی تامل نہیں۔ بہت سے مسائل ایسے ہیں۔ جو نہایت آسانی سے طے کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح بہت سی مراعات بھی ہیں۔ جو بغیر کسی وقت کے دی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب نیک نیت ہونے کا یقین ہو۔ اور یہ اطمینان ہو۔ کہ ان سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا جائیگا۔ اور دوسری قوموں کی جائز آزادی کو غصب کرنے میں ان سے مدد نہیں لی جائے گی۔ ہم صلح کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن جب تک یہ یقین نہ دلایا جائے۔ کہ جارحانہ کارروائیوں کا کوئی امکان نہیں۔ اس قسم کی کوئی گفت و شنید کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آپ نے پولینڈ اور یونان کی امداد کے وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارا مقصد کوئی مخالف بلاک تیار کرنے کا ہرگز نہیں۔ اور نہ ہی یہ مخالفانہ عزائم پر مبنی ہے۔ ترکی کے ساتھ بھی اب ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور اگر ہم میں سے کسی پر کوئی تیسری طاقت حملہ کرے۔ اور بحیرہ روم تک جنگ کی نوبت آ جائے تو ہم ایک دوسرے کی امداد کریں گے روس کے ساتھ بھی گفت و شنید جاری ہے۔ امید ہے۔ کہ جن مسائل پر حکومت روس کو اتفاق ہے۔ ان میں بہت جلد کوئی معاہدہ ہو جائے گا۔ اور جو امور رہ جائیں گے۔ وہ بعد میں طے ہوتے رہیں گے۔

پولینڈ کے کسٹم ہاؤس پر جرمنوں کا حملہ

ڈینزگ اور پرشیا کی سرحد پر حکومت پولینڈ کا ایک کسٹم ہاؤس (چنگی خانہ) ہے۔ ۲۱ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کال تھف کے مقام پر جرمنوں کے ایک گروہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور فائر کرنے لگے۔ پولیس نے پولش کسٹم انسپکٹر کو وہاں سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔ لیکن اس کے جانے کے بعد ہجوم نے عمارت کو پیوند خاک کر دیا۔ وائس کمشنر ڈینزگ اس جگہ تحقیقات کے لئے گیا لیکن جرمنوں نے اس کے ڈرائیور پر فائر کئے جس کے جواب میں اس نے بھی گولی چلائی۔ ایک شخص زخمی اور ایک ہلاک ہو گیا۔

مسولینی کی تازہ تقریر

روم سے ۲۰ مئی کی اطلاع کے مطابق مسولینی نے کونیو کے مقام پر ایک دھواں دھار تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ جرمنی کے ساتھ ہمارے معاہدہ اتحاد و یگانگت کے یہ معنے ہیں۔ کہ پندرہ کروڑ افراد نے ملکر ایک متحدہ جمعیت قائم کی ہے۔ یہ جمعیت اپنی تعداد اور اسلحہ دونوں لحاظ سے نہایت خوفناک ہے۔ جسے توڑنے کی طاقت کسی کو حاصل نہیں۔ اگر رجعت پسند جمہوریتوں نے ہماری یلغار کو روکنے کی کوشش کی۔ تو انہیں پوری طرح مزہ چکھا دیا جائیگا ہم دنیا میں جنگ نہیں چاہتے۔ بلکہ صلح کے متمنی ہیں۔ (صلح کے لفظ پر حاضرین نے سیٹیاں بجانی شروع کر دیں۔ اور آوازے کسنے لگے) مسولینی نے کہا۔ کہ فی الحال توقف میں سکوت طاری ہے۔ اور ہر طرف خاموشی مسلط ہے۔ لیکن جب وقت آئیگا ہم بول کر بتا دیں گے ابھی ہمیں اپنے عزائم کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس وقت اطالویوں کی تعداد ساڑھے پندرہ کروڑ ہے۔ جس میں سے ایک کروڑ سپاہی ہیں۔ اور ان سب کی ایک ہی آواز ہے۔ میں آج جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ اس کے بعد اور کچھ نہیں کہونگا۔ ہاں اگر موقعہ آیا۔ تو اطالوی قوم بول کر دکھائیگی۔

لارڈ بالڈون کی تقریر

یورپ کی مختلف مملکتوں کے مدبر اس وقت لفظی جنگ میں مصروف ہیں۔ ہر طرف سے گرما گرم اور تیز تیز تقریریں کی جا رہی ہیں جس کا نمونہ مسولینی کی مندرجہ بالا تقریر ہے۔ لنڈن سے ۲۱ مئی کی ایک اطلاع ہے۔ کہ لارڈ بالڈون نے وامسٹر میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ حالات کے مقابلہ کے لئے حکومت نے جو حکمت عملی تجویز کی ہے۔ میں اس سے بالکل متفق ہوں۔ ہمارا ملک ہر معقولیت پسند انسان کے دلائل سننے کے لئے تیار ہے۔ لیکن جو سلطنتیں اپنے ہمسائیوں کو ڈراتی یا مرعوب کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی ہم ہر وقت تیار ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ کوئی حکومت خواہ نازی ہو۔ خواہ فسطائی یا جمہوری۔ اس وقت جنگ کی خواہشمند نہیں۔ ڈکٹیٹروں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ اگر کسی وقت وہ طاقت آزمائی کے لئے میدان میں اترے۔ تو کوئی ملک ان کا ساتھ نہیں دیگا۔ بلکہ سب مخالف ہوں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ سب کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتے۔ اگر مطلق العنان مدبر اس حقیقت کو نہ سمجھ سکے۔ تو نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ جیسا کہ میں نے ہمیشہ کہا ہے۔ دنیا میں آخرکار فتح لیڈروں کی نہیں۔ بلکہ عوام کی ہوگی۔ وہی فتح یاب ہوں گے۔ اور میں جب عام انسان کا لفظ کہتا ہوں۔ تو اس زمرہ میں اطالوی اور جرمنوں کو بھی شامل سمجھتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمہوریتوں کے معاہدات اور ڈکٹیٹر

لنڈن کے سیاسی حلقوں میں اس بات کا بہت چرچا ہے۔ کہ انگلستان اور ترکی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس سے ڈکٹیٹر بہت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ ہٹلر نے مسولینی کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ بہانہ بنا کر اینگلو اطالوی معاہدہ کو منسوخ کر دے۔ اور کہہ دے۔ کہ اس معاہدہ سے برطانیہ نے چونکہ بحیرہ روم کے سٹیٹس کو بدل دیا ہے۔ اس لئے اٹلی کے ساتھ اس کا معاہدہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اٹلی اور جرمن میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق برطانوی حلقوں میں یہ خبر مشہور ہے۔ کہ مسولینی نے اس وعدہ پر ہٹلر سے فوجی معاہدہ کیا ہے۔ کہ وہ پولینڈ کے ساتھ جنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ مفاہمت کے ذریعہ اس کے ساتھ اختلافات کو دور کریگا۔ اس کے علاوہ یہ بھی خبر ہے۔ کہ روس کے ساتھ معاہدہ کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے میں وزیراعظم برطانیہ بہت کوشش کر رہے ہیں۔ ایم ولادیہ کی تجویز ہے۔ کہ روس کو مشترکہ ڈیفنس کی قطعی گارنٹی دی جائے۔ جس میں بحیرہ بالٹک کی ریاستیں لیتھونیا۔ لیٹویا۔ اور ایسٹونیا کو شامل کیا جائے۔ برطانیہ کے وزیراعظم اس قسم کی گارنٹی نہیں دینا چاہتے تھے۔

ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے تجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھیئے:۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

(436)

لیکن اب فرانسیسی وزیر اعظم کی کوشش سے اس پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ برطانوی وزیر خارجہ نے جنیوا جاتے ہوئے ان سے ایک طویل ملاقات اس سلسلہ میں کی۔ اور جنیوا پہنچ کر روسی نمائندہ کے ساتھ بھی اسی موضوع پر ایک طویل ملاقات کی۔ اور یہ سب باتیں ایک حد تک اس بات کو واضح کر رہی ہیں۔ کہ معاہدہ بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

پیرس سے ۲۰ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کابینہ فرانس نے اس امر کی منظوری دے دی ہے۔ کہ اسکندرونہ کا علاقہ ترکی حکومت کے حوالہ کر دیا جائے۔ تا دونوں قوموں میں خوش اعتقادی پیدا ہو کر اس قسم کا معاہدہ مکمل ہو سکے جیسا ترکی اور برطانیہ کے مابین ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس قسم کے معاہدہ کی تفاصیل تو پہلے ہی تیار ہو چکی تھیں۔ صرف اسکندرونہ کی واپسی کا سوال اس کی تکمیل میں حائل تھا۔ فرانس اور برطانیہ کے ساتھ باعزت اور آبرومندانہ معاہدات کو بین الاقوامی سیاسیات میں ترکی کی زبردست فتح سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک معظم کی تقریر

۱۲ مئی کو کنگ جارج و ملکہ الزبتھ کینیڈا کے دار السلطنت اوٹاوہ میں پہنچے۔ ان کے اعزاز میں ۱۲ توپوں کی سلامی دی گئی۔ باوجودیکہ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ ہزارہا لوگوں نے استقبال کیا۔ دونوں نے گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ جہاں حکومت کی طرف سے ان کے اعزاز میں عظیم الشان دعوت طعام دی گئی۔ ملک معظم نے فیلڈ مارشل کی یونیفارم میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں پہلے انگریزی اور بعدہ فرانسیسی زبان میں تقریر کی جس میں سلطنت برطانیہ کے مختلف عناصر کے باہمی اتحاد کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ اور نوآبادیات کے ساتھ برطانیہ کے دوستانہ تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا آپ نے کہا۔ کہ میرا یہ سفر اہل کینیڈا کو برطانیہ کے ساتھ اتحاد کو مستحکم کرنے کی اہمیت کا احساس کرائیگا۔ اور امریکہ میں میری آمد اس کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات کی مضبوطی کا موجب ہوگا۔ ملکہ معظمہ نے اوٹاوہ سپریم کورٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور ایک تقریر بھی کی جس میں کہا کہ آزادی کے بغیر امن کبھی پائیدار نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اسّی کے قریب اخبار نویسوں کو بھی ملاقات کا موقعہ دیا۔

چولھوں اور دود کشوں کے بہترین نمونوں پر انعامات

کمشنر صاحب اصلاح دیہات کی طرف سے انجنیئر اور دیگر انجنیئر حضرات کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ دُود کشوں (چمنیوں) اور چولھوں کے ایسے نمونے بنائیں جو دیہاتی گھروں کے لئے مناسب و موزوں ہوں۔ جو نمونے کمشنر صاحب اصلاح دیہات منظور کرینگے ان پر ۵۰ روپے تک انعامات دیئے جائینگے۔ یہ مقابلہ اس وقت تک جاری رہیگا۔ جب تک دیہاتی ضرورتوں کیلئے قابل اطمینان نمونے حاصل نہیں ہو جائیں گے۔ فیصلہ میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے گا۔

(۱) دھوئیں کا نکلنا (چمنیوں میں سے دھوئیں کے نکلنے کا ٹھیک انتظام ہو تاکہ وہ پھیل نہ سکے) (۲) ایندھن کی بچت (چولہے ایسے ہوں جن میں ایندھن کم خرچ ہو۔ (۳) قیمت (۴) کیا یہ گاؤں میں بن سکتا ہے اور اس کے بنانے میں جو چیزیں استعمال ہوتی ہیں۔ وہ گاؤں سے مل سکتی ہیں۔

وہ نمونے جن پر انعام دیا جائیگا۔ کمشنر صاحب اصلاح دیہات کی ملکیت ہونگے۔

خریداران "الفضل" جن کے نام جون میں وی پی ہونگے

جن احباب کا چندہ ۱۲ مئی ۱۹۳۹ء سے لے کر ۲۰ جون ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں جو اپنا چندہ باقاعدہ بذریعہ دفتر محاسب یا منی آرڈر کے ذریعہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کے نام صرف ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکے تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرما دیں۔ ان اصحاب کے نام وی پی ارسال نہیں ہوگا۔

ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ۱۰ جون ۱۹۳۹ء سے قبل چندہ ارسال فرما دیں۔ یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق اس تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیج دیں۔ تا ان کے وی پی روکے جا سکیں۔ جو اصحاب ان دو صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کریں گے۔ ان کے نام ۱۰ جون ۱۹۳۹ء کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اطلاع بھیجنے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ چونکہ وی پی کی تاریخ گذر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچتی ہے۔ اور اس وقت وی پی نہیں روکے جا سکتے۔ لہذا دفتر کو نقصان پہنچتا ہے۔ احباب کو اس بارے میں احتیاط فرمانی چاہیئے۔

(خاکسار۔ مینیجر الفضل)

97 عبد العظیم صاحب
161 پیر حاجی احمد صاحب
177 ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
203 ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
265 چوہدری غلام محمد صاحب
365 منشی حامد حسین صاحب
377 میاں محمد امیر صاحب
407 سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
793 مولوی عمر الدین صاحب
1051 ماسٹر محمد پریل صاحب
1074 منشی سلطان عالم صاحب
1165 حاجی عبد القدوس صاحب
1326 ایم محمد رفیع صاحب
1332 حکیم عبد الرحمٰن صاحب
1515 میجر سید حبیب اللہ صاحب
1516 مولوی محمد الیاس الدین صاحب
1817 بابو اللہ بخش صاحب
1828 منشی بلند خان صاحب
2085 صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب
2376 محمد عبد الرشید صاحب
2720 میر امام بخش صاحب
2788 چوہدری افضل احمد صاحب
2862 سلطان سرخرو صاحب
2930 منشی عبد العزیز صاحب
3596 بابو مظفر الدین صاحب
3753 پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ
3779 بابو محمد آمین صاحب
3890 ڈاکٹر سراج الدین صاحب
3975 محمد عزیز الدین صاحب
4008 ماسٹر فتح محمد صاحب
4104 ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب
4416 بابو محمد حسین صاحب
4750 جناب غلام نبی صاحب
4759 حافظ عبد السلام صاحب
4829 محمد حسین صاحب
4946 منشی اللہ دتہ صاحب
5682 عبد الشکور صاحب
6041 محمد عبد الغفور خان صاحب
6321 بابو محمد عالم صاحب
6382 مرزا غلام حیدر صاحب
6903 ایس اے حلیم صاحب
6932 پیر عبد الرحیم صاحب
7150 چوہدری عنایت اللہ صاحب
7296
7329 آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب
7527 چوہدری عنایت اللہ صاحب
7787 میاں عطاء اللہ صاحب
7840 پیر عبد العلی صاحب
7900 ڈاکٹر محمد الدین صاحب
8075 رشید احمد صاحب
8150 منشی غلام محمد صاحب
8156 شیخ غلام رسول صاحب
8231 محمد شفیع صاحب
8442 مینیجر صاحب احمدیہ فرنیچر سٹور
8472 ملک کرم الٰہی صاحب
8647 قادر بخش صاحب
8720 بابو محمد منیر صاحب
9077 سید حسام الدین احمد صاحب
9124 بابو عنایت الٰہی صاحب
9157 شیخ محمود حسین صاحب
9226 حاجی محمد صاحب
9247 بابو عطاء اللہ صاحب
9286 سید محمد حسین صاحب
9392 علی حیدر خان صاحب
9422 عبد اللہ خان صاحب
9456 شیخ محمد عمر صاحب
9460 بشیر احمد صاحب
9609 محمود احمد صاحب
9640 جناب رکن دین صاحب
9702 محمد الدین صاحب
9848 ڈاکٹر نور احمد صاحب
9867 سید عنایت حسین صاحب
9944 چوہدری خان صاحب

؎ مقابلہ میں حصہ لینے والے حضرات کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمونے معائنہ اور جانچ کے لئے یا تو دفتر کمشنر اصلاح دیہات ۶ نمبر منٹگمری روڈ میں بھیج دیں یا خود وہاں لے آئیں۔

۱۰۰۰۵ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۰۰۱۴ - مولوی غلام حسین صاحب
۹۵۲۴ - راجہ محمد نواز خانصاحب
۱۰۱۷۴ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۹۰ - میاں نصیر احمد صاحب
۱۰۲۵۱ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۴۰ - چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۶۴ - ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الٰہی خان صاحب
۱۰۴۹۰ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۵۸۴ - چوہدری احمد مختار صاحب
۱۰۶۴۸ - جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۷۸۴ - نذیر احمد صاحب
۱۰۸۷۶ - ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
۱۰۸۸۵ - ظفر اللہ خان صاحب طالب علم۔
۱۰۹۱۴ - ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۲۰ - میر حمید الدین صاحب
۱۰۹۲۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۴ - چوہدری برکت علی صاحب
۱۰۹۵۸ - جناب عباد اللہ خانصاحب
۱۱۰۰۰ - حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۴۱ - ڈاکٹر ایس اے مدنی
۱۱۰۶۳ - اے ڈی پال برادرس
۱۱۰۷۱ - مولا بخش صاحب
۱۱۲۹۴ - ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۸۰ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۴۴۴ - فتح محمد صاحب شرما
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۸۰ - ابو البشیر منشی رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۹۲ - ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۷۸ - میراں اللہ صاحب
۱۱۹۹۱ - چوہدری محمد یوسف خانصاحب
۱۲۰۱۱ - چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۶ - میاں عبداللہ خانصاحب

۱۲۰۱۷ - جمعدار نور محمد صاحب
۱۲۰۲۹ - بابو عمر الدین صاحب
۱۲۰۷۰ - جناب محمد اسحاق صاحب
۱۲۱۷۲ - جناب محمد صادق صاحب
۱۲۱۲۱ - گلشن دواخانہ
۱۲۲۱۰ - چوہدری پیر محمد صاحب
۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۲۸ - احمدیہ دار التبلیغ ڈیرہ دون
۱۲۳۲۹ - ڈاکٹر سید احمد صاحب
۱۲۳۵۶ - عبدالحفیظ خانصاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بذل الرحمٰن صاحب
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر عمار بخش صاحب
۱۲۴۸۷ - خلیفہ ناصر الدین صاحب
۱۲۵۰۵ - جناب غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۵۱۱ - سردار محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الدین صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۱ - مرزا عنایت بیگ صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۵۰ - عبدالمجید خانصاحب
۱۲۶۵۱ - ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۴ - غلام جیلانی صاحب
۱۲۶۷۸ - ایم۔ اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۴ - بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۲۶ - شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۲۷ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۷۳۴ - سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ - مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۴ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خانصاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۳۳ - حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۴ - میاں عبدالرشید صاحب
۱۲۸۷۹ - محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۹۱۸ - شاہزادہ عبدالقیوم صاحب

۱۲۹۲۸ - اے رحمٰن صاحب
۱۲۹۲۷ - ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر الٰہ بخش صاحب
۱۲۹۶۰ - عبدالسلام خانصاحب
۱۲۹۹۴ - مختار احمد صاحب
۱۳۰۵۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۳۰۵۴ - ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۵۹ - حافظ محمد اسحاق صاحب
۱۳۰۷۱ - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۴۰۲۲ - خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
۱۴۰۲۲ - میر رفیق علی صاحب
۱۴۱۳۵ - سیکرٹری تبلیغ
۱۴۱۴۶ - چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۴۹ - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۱۴۱۵۰ - خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۱۷۴ - عبدالحق صاحب
۱۴۱۷۴ - کیپٹن ٹی وی احمد صاحب
۱۴۱۸۹ - احمد صاحب چکوڑی
۱۴۱۹۵ - میاں عبدالحق صاحب
۱۴۱۹۶ - مسٹر ایچ ایم احمد صاحب
۱۴۱۹۷ - مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبدالوحید صاحب
۱۴۲۳۷ - خانصاحب عبدالمجید خانصاحب۔
۱۴۲۹۳ - مستری چراغ دین صاحب
۱۴۲۹۴ - مولوی روشن الدین صاحب
۱۴۳۲۶ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۴۴۱۳ - منشی نذیر احمد صاحب
۱۴۴۳۳ - مولوی چراغ دین صاحب
۱۴۴۳۴ - سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۴۴ - محمد ثناء اللہ خانصاحب
۱۴۴۵۸ - سید عبدالغفار صاحب
۱۴۴۸۰ - مرزا ظفر احمد صاحب
۱۴۴۹۷ - بابو ضیاء الحق صاحب
۱۴۵۰۰ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۵۱۸ - محمد اسلام صاحب
۱۴۵۲۲ - چوہدری جلال الدین صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۳۳ - جناب محمد حسین صاحب
۱۴۵۳۴ - چوہدری سردار احمد صاحب
۱۴۵۳۹ - شیخ مولا بخش صاحب

۱۴۵۴۱ - عبدالکریم صاحب
۱۴۵۵۳ - جمعدار فتح الدین صاحب
۱۴۵۵۴ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۵۵ - اے آر شیخ صاحب
۱۴۵۶۹ - بی اے ملک صاحب
۱۴۵۷۰ - قاضی محمد رفیق صاحب
۱۴۵۷۴ - مولوی محمد صادق صاحب
۱۴۵۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس ایم ذکریا

۱۴۶۰۱ - الطاف حسین صاحب
۱۴۶۱۶ - چوہدری محمد بخش صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۹ - لال محمد صاحب
۱۴۶۴۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۶۴۶ - ملک مبارک احمد صاحب
۱۴۶۵۱ - چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۴۶۵۷ - چوہدری سردار احمد صاحب
۱۴۶۶۵ - خواجہ محمد اقبال صاحب

۱۴۶۷۰ - سید یعقوب الرحمٰن صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۷ - سید محمد زاہد صاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۵ - عزیز احمد صاحب
۱۴۷۰۷ - محمد عبدالحق صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۰ - دانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۱۱ - عبدالغنی صاحب

ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ و میونسپل کمشنر دہلی ارقام فرماتے ہیں۔

مولانا واحدی صاحب

"بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی۔ تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ثقہ طبع لوگ اب خود ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے ان کے سنانے کے لئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے"۔

کتاب قول سدید کے متعلق ایک دو نہیں سینکڑوں معزز احمدی اور غیر احمدی دوستوں کی رائے منگو الیجئے یا کتاب مفت منگوا لیجئے اگر تبلیغ کا موثر طریقہ ثابت ہو تو ایک ہفتہ کے اندر دو روپیہ قیمت روانہ فرمایئے ورنہ کتاب واپس کر دیجئے گا۔ کیا مفت منگوانے میں بھی کچھ آپکو عذر ہے جس میں مفت بھی کتاب منگوا کر تبلیغ کرنے کا جوش نہیں۔ اس کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

کتاب منگوانے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ دستکار دہلی

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو آنے۔ ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے۔ پتہ ذیل سے طلب کریں:۔ **منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور**

کراؤن بس سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس لشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۱۲ مئی۔ حکومت پنجاب نے پچھلے چند ماہ میں قحط زدہ رقبوں میں امدادی کام کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ تنخواہ بخش کیا ہے۔ حالانکہ بجٹ کی کل رقم ۱۱ کروڑ روپیہ ہے۔ اتنی رقم ہندوستانی تاریخ میں اس سے قبل امدادی کام کے لئے کبھی وقف نہیں کی گئی۔ اور بالخصوص اس کے حکومت پنجاب کے مختلف محکمے اپنے اپنے پروگرام پر عمل کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ حیفہ کی اطلاع ہے۔ کہ یہودیوں نے فلسطین کے متعلق جدید برطانوی پالیسی کے خلاف احتجاج کی غرض سے "فلسطینی قرطاس ابیض" کا ایک تابوت بنایا اور سیاپہ کرنے کے بعد اس کو نذر آتش کر دیا۔ اور گورنمنٹ کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگائے۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ اطالوی وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو کی آمد جرمنی کے بعد ہر ہٹلر کو امید واثق تھی۔ کہ جس قسم کا معاہدہ جرمنی اور اطالیہ کے مابین طے پایا ہے۔ اسی نوعیت کا معاہدہ ڈکٹیٹر حکومتیں جاپان کے ساتھ کر سکیں گی۔ اور کاؤنٹ کیانو کی آمد پر اس معاہدہ کا اعلان کیا جا سکے گا لیکن برلن کی اطلاع ہے کہ ڈکٹیٹروں کی یہ امید پوری نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ برطانیہ نے پیرس میں تین گھنٹے تک فرانسیسی وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے انگلستان اور روس کے سمجھوتہ پر بحث و تمحیص کی۔ معلوم ہوا ہے کہ روس اور انگلستان کی رائے متحد ہے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ جرمن گورنمنٹ نے جو مہم بحر منجمد میں بھیجی تھی وہ اپنا کام ختم کر کے واپس آگئی ہے اس کی کوششوں سے بحر منجمد میں ۳۵ لاکھ مربع کیلو میٹر رقبہ دریافت ہو گیا ہے اور اس کوشش میں کوئی ناگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔

راجکوٹ ۲۱ مئی۔ یہاں کے گراسیوں نے ٹھاکر صاحب راجکوٹ اور فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس کو تار دیا ہے کہ گاندھی جی نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ ریفارمز کمیٹی میں نمائندگی دی جائے گی۔ لیکن اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ ہم نے معاملہ کو فیڈرل کورٹ میں پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو گاندھی جی بھی تیار ہو گئے مگر اب وہ عجیب قلابازی کھا گئے ہیں۔ تار کے آخر میں درخواست کی گئی ہے کہ گاندھی جی سے جواب طلبی کی جائے اور بصورت دیگر ان کے خلاف یک طرفہ کارروائی کی جائے۔

امرتسر ۲۱ مئی۔ کانگرس میونسپل پارٹی کے ایک جلسہ میں پارٹی کے لیڈر غازی عبدالرحمٰن کے خلاف اتفاق رائے سے عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ دو ممبر رائے شماری سے پیشتر ہی اٹھ گئے ۱۵ میں سے ۱۱ ممبر جلسے میں موجود تھے۔

کلکتہ ۲۱ مئی۔ کلکتہ کے ہندوؤں کی طرف سے میونسپل ترمیم بل کے خلاف گورنر کو جو میموریل بھیجا جا رہا ہے اس پر ایک لاکھ ہندوؤں کے دستخط حاصل کئے جائیں گے۔ میموریل میں گورنر سے بل کو مسترد کر دینے کی درخواست کی گئی ہے۔

اٹاوہ ۲۱ مئی۔ آج صبح نیشنل دار میموریل کا افتتاح کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا۔ کہ آزادی کے بغیر مستقل امن ناممکن ہے اور اس کے بغیر مستقل آزادی ناممکن ہے۔ دار میموریل کی محراب کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اس محراب سے دنیا کی مسلح طاقتیں گذر رہی ہیں آزادی اور امن کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے ایک بڑے دارالسلطنت میں اس صداقت کا احساس ہونا ضروری ہے۔ اس تقریب میں ۲ لاکھ اشخاص شریک تھے۔

سہارنپور ۲۰ مئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبار "بے باک" ہفتہ وار کا سابقہ ڈیکلریشن منسوخ کر دیا ہے

لکھنؤ ۲۱ مئی۔ پریس ایکٹ کے ماتحت لکھنؤ کے دو چھاپہ خانوں سرفراز قومی پریس اور الواعظ پریس کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ وہ ۲۳ مئی سے پیشتر تین تین ہزار روپیہ کی ضمانتیں داخل کر دیں۔

ٹوکیو ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی بحری ہوابازوں نے چینی فوجی مراکز منگسوستان اور کیاڑدائی پر شدید بمباری کی۔ یہ مقامات اموئے اور کلانگسو کے درمیان واقع ہیں۔

لکھنؤ ۲۱ مئی۔ مسلم لیگ کے سرکردہ شیعہ ممبروں کی طرف سے مطالبات کی ایک فہرست مرتب کی گئی ہے اور لکھا ہے کہ ان کی منظوری کی صورت میں ہی وہ مسلم لیگ کے ممبر رہیں گے ان مطالبات کے مطابق پنجاب اور بنگال کی وزارت میں ایک ایک شیعہ وزیر لیا جائے گا۔ اور کانگرسی صوبجات بالخصوص بہار۔ یو۔ پی اور سرحد میں ایک ایک شیعہ وزیر مقرر کرنے کے مطالبہ کی حمایت لازم ہوگی نیز شیعوں کے لئے جداگانہ نیابت یا باہمی مفاہمت سے نشستوں کے تحفظ کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ یہ مطالبات ایک شیعہ تعلقہ دار کی طرف سے لیگ کے آئندہ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے تاکہ مدح صحابہ اور تبرا کے جھگڑے میں مسلم لیگ کی غیر جانبدارانہ روش سے شیعوں کی ناراضگی دور کی جائے۔

لکھنؤ ۲۱ مئی۔ ایڈیٹر روزنامہ اخبار "اسد" کا زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند مچلکہ لیا گیا ہے۔ آج تیز ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ۶۰ شیعہ گرفتار کئے گئے ہیں۔ آنریبل رفیع احمد قدوائی کو تہدید آمیز خطوط ملنے کی اطلاع غلط ہے۔

رنگون ۲۰ مئی۔ حکومت برما کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ اس بیان میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ حکومت چین سڑک اور ریلوے کی تعمیر میں برطانیہ کی امداد کے عوض مغربی چین برما کے حوالے کرنے کو تیار ہے۔ نیز لاشیو سے چینی سرحد تک ریلوے لائن کی توسیع کا کام شروع ہونے کی افواہ بھی غلط ہے۔

پونا ۱۹ مئی۔ ڈاکٹر کھارے نے ایک پبلک جلسہ میں گاندھی جی اور کانگرس پر شدید حملے کئے۔ راجکوٹ کے تصفیہ سے گاندھی جی کے اعلان دستبرداری کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی یہ کارروائی بہت بڑا دھوکہ ہے انہوں نے وائسرائے سے سازش بھی کی ٹھاکر صاحب کو دھمکی بھی دی۔ مگر آخرکار ناکام رہے۔ ان کا تازہ بیان اپنی شکست تسلیم کرنے کے مترادف ہے پالٹیکس میں یہ شکست ان کی فلاسفی کی لغویت کی بھاری دلیل ہے۔ مہاراشٹر کو چاہیئے کہ اس کانگرس سے قطع تعلق کرے جو گاندھی جی کے زیر اثر ہے اور اپنی الگ کانگرس قائم کرے۔

لاہور ۲۱ مئی۔ صدر پنجاب ہندو مہاسبھا نے ایک سوال پر کہا میرے خیال میں ابھی ایسی آرگنائزیشن کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ کافی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ لیکن اس کی رگوں میں نیا خون جاری کرنے کے لئے میرے پاس کوئی نیا پروگرام یا پالیسی نہیں ہے

امرتسر ۲۱ مئی۔ گندم ۳ روپے ۱۰ آنے۔ نخود ۳ روپے ۷ آنے سے ۸ آنے تک بنولہ ۳ روپے ۷ آنے ۳ پائی۔

شملہ ۲۱ مئی۔ ہندوستان کے تمام صوبوں کے وزرائے قانون کی ایک اہم کانفرنس ۲۵ مئی کو شملہ میں منعقد ہو رہی ہے جس کا افتتاح حکومت ہند کے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی